بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

بش کی شرمناک رخصتی سے نئے صدر اوبامہ کیلئے سبق

عالم اسلام کو ''فتح'' کرنے والا بش اپنے دل میں ناکام حسرتیں لے کر گزشتہ ماہ گمنامی کے اندھیروں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غرق ہوگیا اور تاریخ کے اُس کوڑا دان میں چلا گیا جہاں ہٹلر، ہلاکو، چنگیز، نمرود اور فرعون وغیرہ اوندھے منہ پڑے ہوئے ہیں۔ بش اب دنیا میں نفرت کا سمبل بن گیا ہے۔ عراق میں بش کو جاتے جاتے بہادر منتظر الزیدی نے جوتے کا تحفہ ''تمغہ'' کے طور پر دے مارا اب یوں کہئے کہ جوتا اور بش لازم وملزوم ہوگئے ہیں۔ بش نے امریکی معیشت کے ساتھ ساتھ ساری دنیا کی معیشت کا بھٹہ بھی اپنی جنونی جنگی پالیسیوں کے باعث بٹھا دیا ہے۔ امریکہ سمیت تمام دنیا اور خصوصاً پاکستان پہلے سے بھی زیادہ امن سے دور ہوگئے ہیں بش نے آگ کو پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے نئے امریکی صدر کیلئے اس سے سیکھنے سمجھنے میں بہت کچھ موجود ہے اسے پھونک پھونک کر قدم اٹھا کر یہ آگ بجھانا پڑے گی۔ لیکن ہماری نظر میں امریکی پالیسی ساز ادارے اوبامہ کے لئے تقریباً وہی پرانا ایجنڈا ترتیب دے رہے ہیں تبدیلی بظاہر امریکہ کے لئے آئی ہے عالم اسلام کے لئے اوبامہ کے دامن میں پھول نہیں بلکہ کانٹے، نشتر اور بم ہی پڑے ہوئے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان میں خونِ مسلم کی ہولی کھیلنے کیلئے کئی نئے منصوبے جلد ہی سامنے آنے والے ہیں۔ اوبامہ نے الیکشن مہم میں پاکستان کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کھل کر کیا ہے۔ نئے ڈرون حملے اسی سابقہ پالیسی کی غمازی کررہے ہیں۔ پاکستان اور خصوصاً مذہبی قوتوں اور مدارس کے سامنے آزمائشوں کے نئے صحرا منتظر ہیں۔ داخلی طور پر بھی اتحاد کی ضرورت ہے اور عالم اسلام کی سطح پر بھی اتحاد ویکجہتی لازمی ہے۔ امریکی یہودی عالمی مالیاتی اداروں کا اوبامہ پر پریشر پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ہے کہ وہ عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف بش کے ناتمام ایجنڈے کو پوری قوت کیساتھ منطقی انجام تک پہنچائے لیکن اوبامہ اور امریکیوں کی بھول ہوگی کہ وہ عالم اسلام اور پاکستان کو ختم کرسکتے ہیں صرف طالبان تحریک ہی کو لیجئے کہ افغانستان سے پھیل کر یہ پاکستان کے صوبہ سرحد تک پھیل گئی ہے۔ افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کے اعلیٰ فوجی عہدیدار اپنی بیچارگی کا اظہار آئے روز کررہے ہیں۔ اگر آج پاکستان میں طالبان مزاحمت چھوڑ دیں اور اپنی ساری قوت افغانستان میں قابض غیر ملکی افواج کے خلاف مجتمع کردیں تو چند ہی ماہ میں یہ لوگ افغانستان سے بھاگ سکتے ہیں۔ اگر اوبامہ نے سابقہ پالیسیوں پر نظرثانی نہ کی تو اس کا سارا نقصان اوبامہ اور امریکہ کو ہی ہوگا اوبامہ کو دل سے عالم اسلام کا احترام کرنا چاہیے اور صلح وامن کیلئے مل کر کام کرنا چاہیے تب ہی یہ دنیا امن کا صحیح گہوارہ بن سکتی ہے۔ مسلمانوں کیلئے وائٹ ہاؤس میں گورے کے بجائے کالے صدر کا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا انہیں صرف منصف مزاج اور امن پسند صدر چاہئے اگر پرانی ستمگر روش ہی رکھی گئی تو مسلمان یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے

؎ تیرے آنے سے فقط زنجیر ہی بدلی گئی　　　ہم اسیروں پر جفا کا باب وا پہلے سے تھا